ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

Ref. No............... Date.........................

بابری مسجد ٹائٹل سوٹ

نئی دہلی، 2 ستمبر 2019

آج ایودھیا تنازعہ کیس میں مسلم پرسنل لا بورڈ اور جمعیت علماہند کے وکیل ڈاکٹر راجیو دھون نے 5 رکنی بنچ کے سامنے اپنی بحث کا آغاز پہلے ان تصورات اور غلط فہمیوں کے ازالے سے کیا جو ہندو فریقوں کے وکلانے اپنی بحث سے پیدا کی تھی۔ سب سے پہلے انھوں نے ایڈوکیٹ ہری شنکر جین کے اس موقف پر ضرب لگائی کہ معاملہ کا فیصلہ صرف ہندو لاء کی بنیاد پر ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ حکومت تبدیل ہو جانے کے بعد اس ملک اور حکومت کا قانون ہی بنیاد بنے گا، جس کے دوران تنازعہ پیدا کیا گیا۔ انھوں نے کہا ایڈوکیٹ ہراسرنی نے اپنی بحث میں یہ بنیاد رکھی کہ زمین ہی (Diety) خدا ہے ۔ حالانکہ اس پورے کیس میں یہ موقف کبھی نہیں رہا۔ اس تنازعہ میں پہلا کیس گوپال وشارد کی طرف سے 1950 میں داخل کیا گیا، اس وقت یہ مسئلہ نہیں تھا۔ 1959 میں نرموہی اکھاڑا کا کیس آیا، اس میں بھی یہ مسئلہ نہیں تھا۔ 1961 میں ہمارا کیس یعنی یوپی سنٹرل وقف بورڈ کا کیس آیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اس میں بھی یہ مسئلہ نہیں اٹھا۔ پہلی بار یہ معاملہ 1989 میں اٹھایا گیا۔

فریق مخالف نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ زمین خود ہی بھگوان ہے کہا کہ یہاں لوگ پوجا کرتے تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین خود ہی بھگوان (مقدس) ہے۔

ڈاکٹر راجیو دھون نے کہا کہ پریکرما کوئی ثبوت نہیں ہے وہ تو پوجا کا ایک طریقہ ہے۔

فریق مخالف نے اپنے دعوے کے ثبوت میں حکم چند کیس کو پیش تھا، لیکن وہ بات کو گول کر گئے کہ جس کورٹ نے پہاڑ پر موجود مسجد کو مسجد مانا تھا۔ اس کو چھوڑ کر باقی زمین کو Diety تسلیم کیا گیا۔

اس کے بعد انہوں نے سیاحوں کے سفرناموں کے بارے میں کہا کہ یہ کوئی ثبوت نہیں ہیں۔ کسی سیاح نے کوئی بات کسی بنیاد پر لکھی، کس سے پوچھ کر لکھی، ان من گھڑت باتوں کو بطور ثبوت نہیں مانا جا سکتا۔ ہمارے پاس اس معاملہ میں 1528 سے متواتر ثبوت ہیں کہ یہاں پر صرف مسجد تھی جہاں متواتر نماز ہوتی رہی ہے۔ انھوں نے کرناٹک وقف بورڈ (2004) کیس کا ذکر کرتے ہوئے کی زمین کو استعمال نہیں کیا جا رہا ہو تو بھی اس ملکیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

انھوں نے کہا کہ ویدک دور میں مورتی پوجا نہیں ہوتی تھی۔ اگر بابر حملہ آور تھا تو آرین بھی حملہ آور تھے۔ اگر بابر کا قانون نہیں چلے گا تو آرین کا قانون بھی نہیں چلے گا۔ آرین کے دور کے بعد گپتا دور میں مورتی پوجا شروع ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ رامائن صرف ایک افسانہ ہے ہاں مہابھارت تاریخ ہے۔

ہندو قانون کے اعتبار سے مورتی کے نابالغ کا تصور صرف اتنا ہے کہ وہ خود اپنا مقدمہ نہیں لڑ سکتا۔ جائیداد کی رکھوالی کون کرے اس کے لئے ولی کا تصور ہے۔ نابالغ ہونے سے حقیقت نہیں ثابت ہوتی۔

Paren Petriae کو بنیاد بنا کر جو بات کہی گئی کہ اگر کوئی وارث نہ ہو تو سرکار یا کورٹ اس کا وارث ہوگا۔ یہاں اس کیس میں اس کو بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ اگر کھدائی میں کہیں مور یا کنول کے پھول کا کوئی ٹکڑا ملا تو اس سے یہ کہاں سے ثابت ہو جاتا ہے کہ وہاں کوئی بڑا اسٹرکچر موجود تھا۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس اگروال نے اپنے فیصلہ کی بنیاد قیاسات اور مفروضوں پر قائم کی تھی۔ اگر ہم سیب اور سنترے میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو ہمارے پورے سیکولر دستور کی ہوا نکل جائے گی۔

کل بھی ڈاکٹر راجیو دھون کی بحث جاری رہے گی اور وہ سوٹ نمبر 3 پر اپنی بحث کریں گے۔ آج کی ڈاکٹر راجیو دھون کی بحث پر بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا محمد ولی رحمانی نے اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ ان شاء اللہ ہماری بحث مدلل اور حقائق پر مبنی ہوگی۔